الحمد للہ الملک المنان درین ایام سعادت اقتران بمساعدات و توفیقات
بے پایان معاونت تائید
ترجمہ مسمی بہ
جناب مولوی مرزا رضا علی صاحب ادام اللہ

سوال

معروف ومشہور اور کتب مین منقول ومسطور ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام
نے باوصفیکہ فرزند سید ابرار ومعصوم حقدار تھے معاویہ ضال وباغی سی بیعت
فرما کے رفع منازعہ کیا اس واقعہ بیعت پر بہت بڑا خلجان قلب مین اکثر
شیعونکے ہی امید کہ جواب شافی بابیان کافی مشروحا ایسا حیز تحریر مین بادلیل
آوے کہ باعث شفاے علیل اور سبب رفع خلجان شیعہ ورفع قال وقیل ہووے

بینوا توجروا علی اللہ اجرکم

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

جواب باصواب اس سوال مشابہ سراب کا اولا تو یہی ہے کہ کسی شیعہ کو خیال
بیعت حقہ دینیہ کرنا طرف امام عادل ومعصوم فرزند رسول کے ساتھ ایک
ظالم فاسق ومحارب نفس رسول کے بدیہۃً سفسطہ محضہ ووسوسہ بحتہ ہے
اسلئے کہ بیعت حقہ لینے والا دین مین بچانیوالا ہوتا ہے لغزش دین سے بیعت
کنندہ کو اور خود بیعت کنندہ بیعت حقہ کرتا ہے واسطے بچنے اپنی کے لغزش دین
مین پس یہان عاقل تو کجا کوئی سفیہ غافل بھی قائل وناقل نہین ہوسکتا ہی کہ احد
الثقلین منصوص التطہیر والخلافہ بآیہ تطہیر وحدیث ثقلین مع دیگر احادیث رسول
الثقلین کہ بلا شبہ وشک بری از لغزش دین ہے معاذ اللہ واسطے محفوظ رہنے

اپنی کے لغزش دین مین بیعت کرے گا ساتھ ایک فاسق کے جو منصوص الارتداد
والالحاد ہووے بسبب محاربہ بنفس رسول رب شبابہ بنطوق حدیث حربک
حربی کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہرگز کوئی شیعہ صاحب فہم اس
مقام مین خلجان کو راہ دے نہین سکتا جبکہ خود معاویہ نے محاربہ صریحہ سے بانفس
رسول کہ عین محاربہ باخود رسول تہا اپنے تئین خارج از اسلام باتفاق اہل ایمان
ظاہر کر کے ایک ذرہ بہی شبہ بیعت حقہ اختیاریہ لینے کا کسی ادنے مسلم سے واسطے
اپنے باقی نہ رکہا چہ جا کہ احد الثقلین اپنے حاکم اور سردار جوانان اہل جنت سے مگر یہ کہ
اظہار اخذ بیعت سے ضلالت و ارتداد کو اپنی دہ دو آتشہ کرے اسواسطے کہ بیعت
حقہ اختیاریہ مین بیعت کنندہ کو بصمیم قلب اپنے تئین محکوم محض اور بیعت گیرندہ کو
حاکم اپنا فی الدین والدنیا جاننا پڑتا ہے پس کجا وہ امام زمان صاحب معجزات باہرہ
کہ جسکے ساتھ بیعت حقہ حقیقیہ اختیاریہ حسین سا سردار جوانان اہل جنان واقع کئے
ہوئے ہو اور کجا بیعت حقہ حقیقیہ اختیاریہ کرنا اونہین کا معاذ اللہ معاویہ باغی عنی بطلان
سردار اہل عار و نار سے ہرگز یہ اجتماع ضدین خلاف امامت کے امام بحق مین
ممکن نہین بلکہ محال ہے محال عقلاً بسبب عصمت امام اصل اور فسق
ارتدادی بدیہی طرف مقابل کے اور نقلاً بدینوجہ کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے
بسبب عدم اعوان کے عہد مصالحہ مین جو واسطے رفع منازعہ باہمی کے بمصالح

عدیدہ و حکم سدیدہ فرمایا ہے اول شرط یہ فرمائی حضرت نے ان لا یسمیہ

امیر المومنین یعنے مین تجکو اے معاویہ امیر المومنین نہ کہونگا اے حاکم نہ جانونگا
اور اوسنے اس شرط کو قبول بھی کیا کما فی البحار پس اس شرط کے قبول کرلینے سے
مصالحہ مین صاف عدم وقوع بیعت حقیقیہ مذکورہ ظاہر ہوگیا مگر اوہنون نے اس
مصالحہ کو باقبول شرط مذکور اپنے محاورہ مین بیعت نام رکہہ لیا برائے فریب
عوام کالانعام اور برائے نام آوری خود بین الانام پس امام علیہ السلام نے
بسبب جاننے اس امر کے کہ یہ لوگ اس مصالحہ کو جو بسبب عدم اعوان
والنصار کے مین کرتا ہون بیعت نام رکہہ لینگے پس حضرت نے اول ہی ایسی
شرط اوس مصالحہ مین رکہہ دی اور دشمن نے قبول بہی کرلی کہ جس سے شبہہ
بیعت حقہ حقیقیہ کا شیعہ کم فہم پر بھی باقی نہ رہے چہ جا کہ ذکی و فطن پر اب
اگر کسی جگہ کلام امام مین بجائے مصالحہ کے لفظ بیعت آجاوے تو کوئی
شیعہ دہوکہا نہ کہا جاوے بلکہ جانے کہ حضرت نے یہ لفظ بیعت کی حسب
محاورہ وعقیدہ اون لوگون کے فرمائی ہے اور مراد اوس سے مصالحہ
باشرط مذکور ہے نہ بیعت دینیہ جسطرح خود خداوند قہار نے حسب محاورہ
وعقیدہ اصنام پرستان اصنام کو اون کے بہ لفظ آلہہ اپنے قول
فراغ الی الھتہم میں فرمایا ہے اور مراد اوس سے یہی اصنام ہین
نہ خدا پس جو بیعت وجہ خلجان قلب شیعہ تھی اسے بمعنے محکومیت دینیہ
وہ ہرگز واقع نہین ہوئی اور جو واقع ہوئی وہ بیعت نہ تھی بلکہ وہ تھی بدیہتہً

مصالحت اسے باز رہنا منازعت سے بلا محکومیت اور اِس مصالحت
مین کوئی محل شبہہ و شک کا امام مین نہین ہے اسلئے کہ خود جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ و آلہ نے مصالحہ کفار سے کیا ہے پس نہ وہان رسالت رسول
برحق مین کوئی شبہہ و شک ہی اور نہ یہان امامت امام بحق مین کوئی شک و
شبہہ ہے ہان طرف مقابل امام البتہ تارک امام ہوکر مصداق حدیث متفق علیہ
مَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً کا بے تکلف صراحۃً ہوگیا
خوب ہوا چشم ما روشن دل ماشاد فافہم وتشکر علے ارتفاع الشبھۃ
والفساد من تائید امام العصر و نصرۃ رب العباد اور ثانیاً یہ کہ ہرگاہ
بدلائل عقلیہ و نقلیہ کتب بسوطہ امامیہ مین مثل کتاب امامت بحار و تجرید و شرح
تجرید وغیرہ کے ثابت و واضح ہوچکا ہے کہ ائمہ ہدےٰ نظیر قران بہ سبب
احد الثقلین ہونے کے کبھی کوئی فعل قبیح اگرچہ نظر عوام کالانعام مین قبیح ہووے
ہرگز واقع نہین کرتے ہین بسبب عصمت مستقرہ و ثابتہ بآیہ تطہیر و نیز بوجہ
شرکت حلم حکیم مصلحت دان علیم و قدیر کے اور علی الدوام وہی فعل انسے واقع
ہوا کرتا ہی جو واصل و حاصل ہوتا ہے انکو از جانب خدائے عادل مثل جناب
رسول کامل خواہ کوئی صاحب معرفت بوجوہ مذکورہ ان حضرات ائمہ ہدےٰ
علیہم السّلام کو امام اپنا جانے اور مانے کہ وہی ناجی ہوگا بہ سبب امتثال امر
ذوالجلال کے اور خواہ امام نہ جانے اور نہ مانے اور شک کرے اون کے

فعل پر مثل شک عمر بر صلح نائب رسول اطہر در حدیبیہ پس وہی غیر ناجی ہوگا
بسبب عدم امتثال حکم قادر متعال کے مگر ائمہ ہدیٰ سے بہر حال امام رہینگے کوئی
مانے یا نہ مانے مگر شک پر رہنا اور نہ ماننا کار شیعہ نہین ہے الغرض فعل امام
الہدیٰ مثل فعل جناب رسول خدا و فعل خود خدا سے تعالےٰ خالی از قبح
و لغو ہوتا ہی حتما اور مملو بمصالح و حکم ہوتا ہی یقینا خواہ اوس مصلحت پر کوئی
مطلع ہووے یا نہ ہوئے حاکم و امام اصل کا مطلع کرنا مصلحت فعل پر
اپنے تابع و محکوم کو ہر مقام مین لازم و ضرور نہین بلکہ بعض اوقات مین
عدم اطلاع سے مصلحت فعل پر از جانب حاکم و امام اصل حال تابع و محکوم کا
بخوبی منکشف ہوتا ہی کہ کون اس حاکم کو مصلحت دان بری از لغزش جانتا
ہے اور کون بسبب اپنی سوء ظن کے اوس فعل مین اسکو حاکم از جانب خدائے
مصلحت دان نہین جانتا ہے پس ہر شیعہ کو کلیہ مذکورہ سابقہ سے بعلم الیقین
بلکہ بعین الیقین و حق الیقین جاننا چاہئے کہ ہر فعل ان کا ضرور مشتمل اوپر کسی مصلحت
و خوبی کے ہوگا جزماً خواہ وہ مصلحت فعل اسکو معلوم ہو یا نہ ہو مگر استفسار کرنا
مصلحت فعل امام کا امام سے اسمین کوئی قباحت نہین ہے بلکہ باعث صفا
و جلائے قلب مومن موقن ہے اور سبب ارتفاع شبہہ و شک مومن غیر موقن
ہے تا یہ منافق نہ ہونے پائے اور ورطہ ہلاکت مین نہ پڑنے پائے۔
چنانچہ کتاب علل الشرایع مین منقول ہے ابو سعید سے کہ وہ کہتے ہین عرض کی مینے

خدمت جناب امام حسن بن علی بن ابیطالب علیہ السلام مین کہ یا ابن رسول اللہ
آپ نے کیون مداہنہ ومصالحہ کیا معاویہ سے حالانکہ تحقیق جانتا ہون مین
کہ حق طرف آپ ہی کے ہے نہ طرف معاویہ کے اور مین خوب جانتا ہون
کہ معاویہ ضال و باغی ہے پس فرمایا جناب امام حسن علیہ السلام نے یا ابا سعید
آیا مین نہین ہون حجۃ اللہ خلق اللہ پر اور امام حق تمام خلق پر بعد اپنے پدر بزرگوار
یعنے علی مع الحق والحق مع علی حیثما دار کے عرض کی مینے سب آپ ہین حجت خدا
اور امام خلق اللہ پر فرمایا حضرت نے آیا نہین ہون مین وہ امام کہ فرمایا ہے
جناب رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے واسطے میرے اور میرے بہائی کے
الحسن والحسین اماما ان قاما او قعدا یعنے حسن اور حسین دونون امام
ہین ہر حال مین قایم بجہاد ہون خواہ قاعد از جہاد ہون بسبب کسی مصلحت و تقیہ کے
حسب موقع و محل ابو سعید کہتے ہین عرض کی مینے بلی ہر حالین آپ دونون بھائی
امام خلق ہین بے شبہہ فرمایا حضرت نے پس مین اسوقت امام ہون اگر قیام
بجہاد کرتا اور مین امام ہون ہرگاہ کہ قعود کیا مینے جہاد سے اور مصالحہ کر کے
باز رکہا مینے اپنے تئین جہاد سے اے ابا سعید علت مصالحہ میری ساتھ
معاویہ کے علت مصالحہ رسول اللہ ہے ساتھ بنی ضمرہ اور بنی اشجع اور
ساتھ اہل مکہ کے جب واپس پہرے ہین وہ حضرت حدیبیہ سے کہ وہ سب
لوگ کفار تھے بالتنزیل اسے بت پرست و غیر موحد تھے صراحتہ اور معاویہ

اور اصحاب اوسکے کہ جن سے مینے مصالحہ کیا ہے وہ سب کافر ہین بالتاویل
اسکے ظاہر مین اگرچہ کلمہ گو ہین مگر بسبب لڑنے اور پھرے رہنے کے امام عصر
معصوم سے کافر ہین بالتاویل یا ابا سعید جسوقت کہ ہو مین امام جانب خدا تعالی
سے تو ہین واجب ہے اسے نہین ممکن ہے کہ منسوب بسفاہت کیجا دے
رائے میری اوس چیز مین کہ بجالاؤنمین مصالحہ ہو یا محاربہ اگرچہ وجہ حکمت میری
فعل کے مشتبہ وملتبس ہو اور ون پر آیا نہین دیکھتا ہے تو خضر پیغمبر کو جب سوراخ
کیا سفینہ مین اور قتل کیا غلام کو اور درست کیا دیوار کو تو ناراض ہوے
تھے موسیٰ علیہ السلام فعل خضر پر بسبب مشتبہ وملتبس ہونے وجہ حکمت کے
موسیٰ علیہ السلام پر یہانتک کہ خبر دی خضر نے موسیٰ علیہ السلام کو تب راضی
ہوے موسیٰ اون کے فعل پر اسیطرح مثل خضر پیغمبر کے مین ہون کہ تم لوگ
ناراض ہوے مجھسے میرے اس فعل پر بسبب جہل ونا واقفیت اپنی کے وجہ
حکمت سے فعل مین میرے اے ابا سعید اگر نہ کرلیتا مین جو کچھہ کے بجالایا مین
یعنے مصالحہ تو ہر آئینہ نہ باقی رہتا شیعون سے ہمارے روی زمین پر کوئی شخص
مگر وہ قتل کیا جاتا تمام ہوا ترجمہ عبارت علل الشرائع کا اب لازم وواجب ہے
ہر مومن ضعیف العقیدہ پر کہ بعد استماع اس کلام بلاغت نظام امام علیہ السلام
کے کہ ملک الکلام اور گویا عین کلام ملک علام اور تقریر تا در منعام ہے اور
بیحد مسکن قلب شیعہ خوش انجام ہے کوئی شیعہ تو اپنے دل عقیدت

منزل مین کسی طرح وسوسہ شیطانیہ کو بہ نسبت معاملہ امام عالیمقام علیہ الاف
السلام کے راہ نہ دی ورنہ پھر انجام بخیر ہونا بخیر ہے اسلئے کہ ارشاد امام
علیہ السلام کی تفصیل یہ ہے کہ ہر گاہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم مقام حدیبیہ مین کہ وہ حضرت عمرہ بجالانے کعبہ کو گئے تھے اور
کفار قریش داخل ہونے سے کعبہ مین اور عمرہ بجالانے سے مانع ہوے تھے
بایں حد کفار سے مصالحہ مغلوبانہ فرماوین کہ اگر کوئی مسلمان اونکے طرف
جاوے تو وہ گرفتار رکھین اور نہ دین اور اگر کوئی کافراونین کا اسطرف
آجاوے تو وہ گرفتار نہ رکھا جاوے بلکہ حوالہ کردیا جاوے اور
نیز بسم اللہ الرحمن الرحیم صلحنامہ سے اور لفظ رسول اللہ نام نامی …
کے حسب مرضی کفار محو لیجاوے چنانچہ اسکی تصریح کتب شیعہ مین اور سنت
کیا ان صحیح بخاری تک مین ہے اور حضرت رسول اللہ ان سب امور کو قبول
و بجالاکر اون کفار سے مصالحہ فرما کے بغیر داخل ہونے کعبہ کے اور بدون
حج وعمرہ بجالانے کے مدینہ واپس تشریف لیجاوین اور محاربہ وجہاد کفار سے
نہ فرماوین درحالیکہ ہمراہ حضرت رسول کے لشکر جرار مع جناب حیدر کرار
غیر فرار علیہ صلوات اللہ الجبار تعدادی چار سو اوپر ایک ہزار حاضر ہوئے
مگر با اینہمہ امور مصالحہ رسول باکفار قریش نہ قادح رسالت حضرت رسول
ہوا نہ باعث شک وشبہہ کا کسی مسلم کے ہوا سوائے ایک حضرت عمر کے

کہ البتہ اونہون نے بے تکلف باغیظ تمام بر رسول انام اپنی زبان سے یہہ
جاری کیا واللہ ماشکلت منذ اسلمت الا یومئذ جیسا کہ کتاب
زاد المعاد فی ہدے خیر العباد وغیرہ مین کہ کتاب معتبر ہے اہلسنت کی
موجود ہے پس یہان مصالحہ فرزند رسول باعدم انصار بہی معاویہ باغی
سے نہ قادح امامت امام ہوگا اور نہ باعث شبہہ وشک کسی مسلم کے
ہوگا مومن موقن کا کیا ذکر ہے بلکہ دونون مقام مین رسول اور خلیفہ رسول
کہ منصب و نائب دونون معصوم ہین بنص صریح ایک حال ہی برحق
ہونے مین جیسا کہ دونون کی طرف مقابل کا ایک حال ہے باطل محض
ہونے مین کما لا سترۃ فیہ اور نیز جبکہ خود جناب رسول اللہ نے
بہ سبب اپنے فرزندون حسنین کے قاما او قعدا ایسی دو لفظ فرمائی
کہ ایک لفظ تو دال ہے جہاد بالسیف پر اور اسی کو جناب رسول اللہ نے
جہاد اصغر فرمایا ہے اور دوسری لفظ دال ہے قعود از جہاد پر اور وہ
جہاد نفس اور جہاد صبر ہے اور اسی کو حضرت رسول اللہ نے جہاد اکبر
فرمایا ہے پس حسب اشارہ فصیحہ و بلیغہ رسول اطہر سبط اکبر نے جہاد اکبر
اور سبط اصغر نے جہاد اصغر فرما کے اپنے اپنے مرتبہ کے موافق شجاعت
کاملہ کو ظاہر کرکے قول رسول کامل کی تصدیق کامل بالتحقیق فرما دی ان
اشارات رسول کو سوائے فرزندان رسول کے کون سمجھے اور باتصدیق

قول رسول تاسّی فعل رسول اور فعل نفس رسول ہی ہو گئی اسلئے کہ
جناب رسول اللہ نے جہاد اصغر باکثرت لشکر ظفر پیکر مثل جنگ احد و خیبر کے
اور جہاد اکبر مثل صلح حدیبیہ کے باکثرت نامر دیا در واقع کیا تھا اور اسیطرح
نفس رسول نے بعد از رسول جہاد اکبر بسبب عدم اعوان کے پچیس[۲۵]
برس فرمایا تھا اور باقی پانچ برس مین جہاد اصغر ناکثین و قاسطین و مارقین سے
حسب ارشاد جناب سید المرسلین واقع کیا تہا پس جناب حسنین علیہما السلام
مین سے فرزند اکبر نے بسبب عدم اعوان و انصار کے تاسّی اپنے جد و
پدر کے جہاد اکبر مین کر کے معاویہ باغی سے مصالحہ فرمایا کہ یہی جہاد اکبر تہا
اور فرزند اصغر نے باقلت انصار تاسّی اپنے جد عالیمقدار اور پدر نامدار کی
جہاد اصغر مین کر کے ستّر ہزار کے گروہ پر صحرا کربلا مین جہاد اصغر یعنے جہاد
بالسیف تین روز کی بہوک و پیاس مین کنار فرات واقع فرما کے حق
و باطل کو عیاناً جدا کر دیا اب کوئی نہین کہہ سکتا کہ انہون نے کیون مصالحہ
کیا اور اونہون نے کیون محاربہ کیا اسلئے کہ فرزند اکبر کے حصہ مین مصالحہ
جد و پدر آیا اور فرزند اصغر کے حصہ مین محاربہ جد و پدر آیا ہر ایک بہائی نے
اپنا اپنا حصہ پایا اب تو کسی مومن کے قلب مین بعد ایسے حجج قاطعہ ساطعہ کے
سوائے تصدیق حجج اللہ کے چون و چرا کو اونکے افعال مین کہ وسوسۂ
محضہ ہی راہ نہ ملیگی واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

اور ثالثاً یہ ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السّلام نے واسطے دفع رہنے
اسی شبہہ کے جو شیعون کو ترک جہاد پر بہ نسبت اپنے امام منصوص بحق
کے ہوا اور ابتک ہو رہا ہے پہلے ہی سامان جہاد اور ارادہ محاربہ
با معاویہ فرمایا تا کوئی شیعہ میری طرف بدظن ہونے پائے ترک جہاد
و فعل مصالحہ پر اگر مجھسے واقع ہووے بعد بے سامانی جہاد کے اور وہ
سامان جہاد یہ فرمایا کہ حضرت نے اول زمان امامت مین کئی ہزار عیالت
اتباع و تشیع کو کئی روز کی فہمایش مین آمادہ بجہاد معاویہ پر کرکے طرف
ساباط مدائن کے بہیجا اور فرمایا کہ وہان تم سب توقف کرنا تا آنکہ مین
وہان پہونچون چنانچہ کئی ہزار کا لشکر اوسی مقام پر گیا اور چند روز وہان
اون کو گذرے کہ جناب امام حسن علیہ السّلام بہی اوس مقام پر مسلح
پہونچے اور شب کو وہان آ[illegible] فرمایا کے صبح کو حضرت نے ارادہ کیا
کہ امتحان اپنے اصحاب کا قبل مقابلہ معا[illegible] کے فرماوین تا دریافت
ہوجاوے سب کو کہ ان لوگون کا میری طاعت مین کیا حال ہے پس
حکم فرمایا کہ نماز مین سب جمع ہون پس جب وہ سب مجتمع ہوئے حضرت
منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ فصیحہ مین بعد حمد و نعت کے فرمایا
کہ مین کسی مسلم کے ساتھہ نہ کینہ رکھتا ہون اور نہ ارادہ برائی کا ہے
اور مین ناظر ہون تم سب کا بہتر اوس نظر سے کہ جو تم سب کو واسطے

اپنی نفسون کے ہے پس نہ مخالفت کرنا تم سب میرے امر کے اور نہ رد و
قدح کرنا تم میری رائے پر راوی کہتا ہے کہ اس کلام خیریت انجام پر
حضرت کے اوس لشکر کا یہ حال ہوا کہ بعض نے بعض کو دیکھا اور کہا
سب نے آپس مین کہ دیکھتے ہو کیا ارادہ ہے اون کا اس کلام سے سبھی
کہا کہ ہمکو تو یہ مظنہ ہوتا ہے کہ یہ حضرت مصالحہ کرینگے معاویہ سے
پس معاذ اللہ کہا سب نے کفر واللہ الرجل بعد اسکے وہی سب
حملہ آور ہوئے خیمہ پر امام حسن علیہ السلام کے اور سب نے لوٹ
لیا خیمہ حضرت کا تا اینکہ کھینچ لیا دوڑ کر مصلے حضرت کا تحت قدم
مبارک سے حضرت کے بعد اوسکے حملہ کیا خود امام حسن علیہ السلام پر
عبدالرحمن بن عبداللہ ازدی بیحیائے پس کھینچ لیا ردا حضرت کو
گردن سے حضرت کے پس رہ گئے حضرت بغیر رداکے بیٹھے ہوئے
شمشیر حمایل کئے رہے پس حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر تا مقام
ساباط پہونچے کہ جراح بن سنان نے بنی اسد مین سے دوڑ کر
لگام پر ہاتھ ڈال دیا اور ایک لفظ بیہودہ کہکر حضرت کی ران پر
خنجر مارا کہ تا استخوان پہونچا پس حضرت اوسکی گردن مین لپٹ گئے
اور دونون زمین پر گر پڑے پس عبداللہ بن حنظل طای نے خنجر کو
اوسکے ہاتھ سے لیکر اوسکے پیٹ مین مارا اور ایک بزرگوار نے

ناک کو اوسکی کاٹ لیا کہ وہ شقی جہنم واصل ہوا اور دوسرا شخص
رفیق اوسکا بھی قتل کیا گیا اور امام حسن علیہ السلام کو ایک سریر پر
اوٹھا کر مدائن لے گئے اور وہان علاج زخم کا شروع ہوا اور
ایک جماعت نے رؤسائے قبائل سے طرف معاویہ کے مخفی لکھہ
بہیجا کہ ہم تیرے مطیع ہین اگرچہ ہمراہ ان کے ہین اور تو ہماری طرف
چلا آ کہ ہم ضامن ہوتے ہین کہ جب تو یہان پہونچے گا تو ہم سب ملکر
امام حسن علیہ السلام کو گرفتار کرکے تیرے حوالہ کر دینگے اور
مدائن مین حضرت اوسی حال علاج زخم مین تھے اور حضرت نہایت
اوس زخم ران سے بیچین اور درد ناک تھے کہ زید بن وہب
جہنی نے حاضر خدمت اقدس ہو کر عرض کی یا بن رسول اللہ اب
رائے آپکی کیا ہے اسلئے کہ مردم متحیر ہین پس فرمایا حضرت نے واللہ
معویہ واسطے میرے بہتر ہے ان لوگون سے جو گمان کر رہے ہین
کہ ہم شیعہ ہین یہی درپے ہو گئے میرے قتل کے اور لوٹ لیا
اسباب مسافرت میرا اور چھین لیا مال میرا واللہ اگر مین عہد لون
معاویہ سے یعنے مصالحہ کر لون کہ جس سے میری اور میرے اہل کی
جان کو امان ملجاوے تو یہ امر بہتر ہے اس سے اے زید کہ یہ سب
لوگ خود مجکو قتل کرین اور ضائع و برباد ہون اہلبیت میرے اور

اہل میرے واللہ اگر مقاتلہ کرتا مین معویہ سے تو ہر آئینہ بہی سب لوگ
میرے لشکر کے خود گردن میری پکڑتے اور مجہے حوال معاویہ کے
کردیتے زندہ و سالم پس واللہ مسالمہ و مصالحہ کرلینا میرا درحالیکہ
مین عزیز ہون بہتر ہے اس سے کہ معویہ مجکو قتل کرے حالت اسیری مین
یا منت رکہے مجہپر اور رہا کردے مجکو تو ایک سبکی ابد تک رہجائیگی
بنی ہاشم مین تا آخر دہر اور معویہ مع اولاد کے ہمیشہ احسان اپنا
جتائیگا بسبب اس رہا کرنے کے ہمارے زندہ و مردہ پر آب مین
کہتا ہون کہ جس امام کا اکثر لشکر بایحد قبل مقابلہ کے منحرف
نکلے کہ خود ہی بمظنہ صلح اپنے امام کے قتل کرنے کا ارادہ مصمم
کرے اور نوبت خنجر مارنے کی بہی آجاوے تو وہ امام سے
نامرد یاور اپنے دشمن سے کسطرح محاربہ کرسکتا تھا بجز مصالحہ
کے ابتدا ہی بدون لشکر کشی کے حضرت نے مصالحہ نہین کیا کہ یہی سب
مدعیان تشیع کہتے کہ یہ کیسے امام ہین کہ ہم ہزارون شیعہ جان
نثار سربکف موجود تھے نصرت کو اور ہم سے نصرت نہ لی اور صلح
کرلی تو حضرت نے پہلے اونہین موجودین کو اونہین کے ہاتہہ
اور زبان سے معدوین دکہا دیا تب بعد ختم حجت و ظہور وجوہ بہی
کے حضرت امام حسن علیہ السلام نے چار و ناچار ترک محاربہ کرکے

یہ رسالہ ھذا خاص شیعہ لوگون کیواسطے طبع کیا گیا ہے
حضرات اہلسنت نہ ملاحظہ فرماوین

مصالحہ فرمایا کہ یہی اصلح وارجح بلکہ واجب تہا حضرت پر
کما لا یخفے علے اولی الالباب ولنختم الجواب حامداً
وشاکراً ملہم الصواب قد تبین الرشد من الغی ؛ بفضل
القادر الحی ؛ وقع الفراغ من تسوید ھذہ الرسالۃ المسمّاۃ
بعین حق نما فی السابع والعشرین یوم الجمعۃ من رمضان
المبارک سنہ ۱۳۱۳ ہجری

قطعہ تاریخ از مؤرخ کامل

ز فضل خالق کامل رسالہ چون مرتب شد
کہ تحریرش بے عالم ہمیشہ شافی و کافی
سروش غیب بہر سال ہجری گفت آذرہ
زعین حق نما بنگر بہار گلشن وافی
سنہ ۱۳۱۳ھ

... باہتمام ... محمد ... در ... مطبع ... سید عابد علی تباریخ ۲۲ ماہ شوال مطابق ۵ اپریل ...